مولانا محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القرآن الکریم

حُسنِ اخلاق

قولہ تعالیٰ، وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:4)

"بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کان خلقہ القرآن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن کریم ہے، یعنی آپ کی پوری زندگی قرآن حکیم کے احکام اور اوامر و نواہی کے مطابق گزرتی ہے۔

دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

(آل عمران 159)

اے پیغمبر یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔

آپ کی اخلاقی تعلیمات کے بارے تین احادیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (رواہ البخاری فی الادب المفرد صفحہ 273)

نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ (سنن ابی داؤد حدیث: 4082)

نمبر 3: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میزان میں (قیامت کے دن) حسن اخلاق سے زیادہ وزنی اور بھاری کوئی چیز نہ رکھی جائے گی، یقیناً حسن اخلاق والا شخص روزے دار اور نماز پڑھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا آیات اور احادیث کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اخلاق کی کتنی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمدہ اخلاق اور حسن اخلاق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ترجمۃ الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچوں کے ساتھ شفقت

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ الاولی، ثم خرج الی اھلہ وخرجت معہ فاستقبلہ ولدان فجعل یمسح خدی احدھم واحدا واحدا قال و اما انا فمسح خدی قال فوجدت لیدہ بردًا اَوْ ریحا کانما اخرجھا من جونۃ عطار (رواہ مسلم کتاب الفضائل 6052)

ترجمہ: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ گھر جانے کے لیے نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے کچھ بچے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ایک ایک کر کے ہاتھ پھیرا، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میں، تو آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبے میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کاندھے مبارک پر (بچپن میں) سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے، کہ اے اللہ مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت فرما۔ (رواہ البخاری کتاب فضائل صحابہ 3749)

رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں پر ایسے مہربان اور شفیق تھے کہ اگر آپ سواری پر سوار ہو کر جا رہے ہوتے اور راستے میں بچے نظر آ جاتے تو آپ محبت اور پیار سے انہیں اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے اور محبت کا اظہار فرماتے۔

قارئین عظام: رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو بچوں سے محبت و موودت رحمت و شفقت کا سبق دیا ہے، نہ کہ بچوں کو اجتماعی طور پر وحشیانہ اور بہیمانہ اور ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا جائے۔ سانحہ پشاور کتنا المناک اور دردناک سانحہ ہے، ڈیڑھ دوصد کے قریب بے گناہ بچوں اور اساتذہ کو گولیوں سے ابدی نیند سلا دیا گیا۔ بچوں کا قتل فرعون کا کام تھا جس نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو ذبح کرا دیا۔ کیا یہ طالبان جو کہ شریعت کے نام لیوا ہیں، فرعون کی سنت کو اجاگر کر کے (بچوں کو قتل کر کے) اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں گے، ہرگز نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مظلوم شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کے والدین، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ظالم قاتلوں کو عبرت ناک سزا دے۔ (آمین)